

زندگی کی جنگ

نمبر 3511

ایک منادی

جو جمعرات، 11 مئی، 1916 کو شائع ہوئی

واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن

جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن

"کون ہے جو کبھی اپنے خرچ پر لشکر کشی کرے؟"

کرنٹھیوں 1-7:9

یہ سوال ایک حجت کے دوران بیان کیا گیا۔ رسول یہ ثابت کر رہا تھا کہ وہ خادم جو اپنا تمام وقت کلام کی منادی میں صرف کرتا ہے، اُس قوم سے جس میں وہ محنت کرتا ہے، اپنے گزر بسر کے لائق حق رکھتا ہے۔ وہ اس کے لیے مختلف مثالیں پیش کرتا ہے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ جو سپاہی اپنی قوم کی خدمت کے لیے خود کو وقف کرتا ہے، اُس سے یہ توقع نہیں رکھی جاتی کہ وہ اپنا اسلحہ اور راشن خود مہیا کرے، بلکہ اُس کی مملکت اُس کے لیے مہیا کرتی ہے۔

پس اسی طرح، وہ ہمیں تعلیم دیتا ہے، کہ خُدا کی کلیسیا میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ وہ خادم جو روحانی کاموں میں کامل طور پر مقرر کیا گیا ہے، اُس کے لیے دنیوی ضروریات مہیا کی جانی چاہئیں۔ تاہم، یہ ایک ایسا مضمون ہے جس پر زیادہ تفصیل میں جانا زائد از ضرورت ہوگا، کیونکہ تمہارے یقین محکم ہیں، اور تمہارا عمل ایسا ثبوت فراہم کرتا ہے کہ اس بابت تمہیں نہ نصیحت درکار ہے اور نہ ہی ملامت۔

لیکن یہی سوال اُس وقت بھی پوچھا جا سکتا ہے جب ہم کسی اور اخلاقی تعلیم کی طرف اشارہ کریں۔ کیا کبھی یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ جو لوگ جنگ میں جاتے ہیں وہ اپنے اخراجات خود اٹھائیں؟ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ہم سب شریک ہیں۔ زندگی کیا ہے، سوا ایک عظیم جنگ کے، جو ہمارے طفولیت کے ایام سے لے کر اُس گھڑی تک جاری رہتی ہے جب ہم موت میں اپنی تلوار کو میان میں رکھتے ہیں؟

ہم اس جنگ میں فتح کی امید رکھتے ہیں، اور اگر ہمیں کامیابی حاصل ہو، تو وہ اس سوال کا ایک واضح اور دو ٹوک جواب ہوگی: "کون ہے جو کبھی اپنے خرچ پر لشکر کشی کرے؟" ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم زندگی کی اس جنگ کو اپنے زور و زر پر لڑنے کی کوشش کریں، تو جلد ہی ہمیں شکست کا سامنا ہوگا، اور اس کا انجام شرمناک ناکامی ہوگا۔

اب ہم فوراً اصل مضمون کی طرف آتے ہیں۔

1

ایک روح انگیز تمثیل :

جب زندگی کو ایک جنگ سے تعبیر کیا جاتا ہے، تو بعض صلح جو دل اس منظر سے کچھ خوفزدہ ہو سکتے ہیں؛ لیکن ایسے بھی اذہان ہیں، جن کی طبیعت میں شجاعت و غیرت کی رمق باقی ہے، جو اس خیال سے کہ زندگی ایک مسلسل معرکہ کار ہے، اپنے لہو کو جوش میں محسوس کرتے ہیں۔ میں ایک دنیوی اخبار کی ایک دانا بات کو مستعار لیتے ہوئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارے درمیان صلح کی محبت، جو کہ بطور قوم ہمارے اندر پروان چڑھی ہے، ایسی کمزوری میں بدل جائے جو خطرے کے خوف، مصیبتوں کے برداشت نہ کرنے کے جذبہ، یا کارناموں کے انجام دینے کی بے حسی میں ظاہر ہو—تو وہ ہمارے لیے باعثِ افسوس ہوگی۔

بزدل طبیعتیں ہمیشہ پائی جائیں گی، جو ہولناک خدشات کو اپنے تصور میں لے آتی ہیں، اور ہیبتناک ہلاکتوں کی پیش گوئی کرتی ہیں۔

وہ راہیں جو ابھی کسی نے نہ اپنائیں، اور وہ آب و ہوا جو ابھی مانوس نہ ہوئی ہو، اُن کے نزدیک خوفناک آسیب کی مانند ہیں۔ لیکن کیا یہ ایک انگریز کی فطرت ہے؟ وہ مشکلات کو اور کس نظر سے دیکھے گا، اگر نہ بطور ایسے معصے جنہیں حل کرنا ہے؟ ایسے مواقع جن سے ناموری یا دولت حاصل کی جا سکتی ہے؟

اور برطانوی سپاہی کے بارے میں، کیا اُسے ایک نازک مزاج پودے کی مانند سمجھا جائے جو دھوپ اور گرد و غبار سے گھبرا اجاتا ہے؟ برگز نہیں!

بلکہ میں اُسے زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھوں گا، بطور ایک نمونہ کامل، اپنی قوم کی سچی نمائندگی کرتا ہوا، جو ہر گھڑی ہر آفت کے لیے مستعد و تیار ہو۔

ہرانے گال کے معرکوں کے دنوں میں، جب ہمیں مصر میں نیپولین کے خلاف لڑائی کرنی پڑی، تب بھی ایسے ہی کٹھن مرحلے اور نازک حالات درپیش تھے؛ اور یہ بھی یقینی ہے کہ اُس وقت وزارتِ جنگ کا انتظام بھی آج کی طرح مؤثر نہ تھا۔ پھر بھی برطانوی سپاہی اُس وقت بھی بے خوفی سے میدانِ جنگ کی طرف بڑھے، اور انہوں نے دولت کی طلب نہیں کی، بلکہ اُن کا مطمع نظر ایک عظمت مند راہ تھی، ایک ایسی راہ جس میں وہ خود کو نمایاں کر سکیں اپنے نام کو جلال بخشیں، اور تاریخ کے اوراق پر اپنے کردار کی مہر ثبت کر سکیں۔

علاوہ ازیں، وہ جو گھر میں ٹھہرے رہے، انہوں نے شوق و رغبت سے احوالِ جنگ کو غور سے پڑھا، اور اکثر دل ہی دل میں افسوس کیا کہ انہیں جنگ میں نکلنے کا موقع کیوں نہ دیا گیا۔ بجا ہے اگر کوئی محبِ وطن پُکار کر کہے، "کیا اینگلو سکسن شجاعت بالکل جاتی رہی؟" — اگر ہر اُس نداء پر، جو کسی نئے کارنامہ شجاعت کے لیے دی جاتی ہے، ہم اُن کی قنوطی آوازیں سنیں جن کی فطرت ہے کہ تاریکی دیکھیں اور نحوست کی نوید سنائیں۔

ہمارے بچوں کے بچے یہ ضرور پڑھیں گے کہ کس طرح حبشہ کے مغرور تھیوٹور کا تکبر پست ہوا لیکن میری اُمید ہے کہ وہ کبھی اُن بدنما گوہ غراب کی چخیں نہ سنیں جو ہمیں اُن پہاڑی پناہ گاہوں کے ڈر سے ڈراتے تھے جہاں وہ چھپا بیٹھا تھا۔

اشانتی کی جنگ اب ماضی کا ورق بن چکی، اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو ایک وقت اس کے خطرات سے خوفزدہ تھے، آج اُس جنگ کی دلیری پر حیران ہوں گے۔ ہاں، اور یہی وہ احساس ہے جو میں چاہتا ہوں کہ ایماندار اپنے روحانی معرکوں کے لیے محسوس کریں۔

مشکلیں؟ — سو وہ تو راز ہیں جنہیں کھولا جانا ہے۔
خطرے؟ — وہ تو راہیں ہیں جن سے گزرنا اور جن کا سامنا کرنا لازم ہے۔
ناممکنات؟ — انہیں تو رد کر دینا چاہیے، گویا وہ ایک بد خوابی یا جنونی خواب ہوں۔

مسیحی جب بیدار ہوتا ہے تو جان لیتا ہے کہ ناممکن، ممکن نہیں۔
جب اُس کے پیچھے تاریخ ہو اور اُس کے سامنے تقدیر، تو وہ کہہ سکتا ہے:
"خداوند خُدا، قادر مطلق سلطنت کرتا ہے۔"
جو کچھ انسان کے لیے ممکن نہیں، وہ خُدا کے لیے ممکن ہے۔

مجھے اپنی آیت اس لیے بھی زیادہ پیاری لگتی ہے کہ اُس میں ایک معاندانہ ٹکراؤ کا مفہوم پنہاں ہے، اور وہ جنگ کا ذکر کرتی ہے۔

— جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے، مجھے جسمانی میدانِ جنگ سے کچھ دلچسپی نہیں کہ جہاں لشکر، لشکر سے ٹکراتے ہیں اور اُن کے پیچھے خون ریزی کے نقوش باقی رہتے ہیں، وہاں میرے دل کو کوئی رغبت نہیں۔

لیکن جب بات روحانی میدانِ جنگ کی ہو، تو میری رُوح اُس تصور سے محبت کرنے لگتی ہے۔

میں اپنی زرہ بکتر کس لیتا ہوں،
محض اس خیال سے کہ زندگی ایک کشمکش ہے
ایک جنگ ہے
جس میں مجھے غالب آنا لازم ہے۔

کیا میں اُن بہت سے جوانوں سے خطاب نہیں کر رہا، جو ابھی زندگی کا سفر شروع ہی کر رہے ہیں؟ اگر تم نے زندگی کے بارے میں کچھ سوچا ہے، تو میری اُمید ہے کہ تم نے یہ بھی سوچا ہوگا کہ دانشمندی یہی ہے کہ آدمی زندگی کی جنگ کو جلدی شروع کرے۔ ہم سب کو جینے کا وقت بہت کم دیا گیا ہے، اور زندگی کے ابتدائی ایام بے شک وہ سب سے بہترین سال ہوتے ہیں جو ہمیں عطا کیے جاتے ہیں—پس افسوس ہے اگر وہ ضائع ہو جائیں۔

اُہ! اگر ہم میں سے بعض نے وقت پر آغاز کیا ہوتا تو نہ جانے ہم کیا کچھ کر سکتے
اگر ہماری لڑکپن کی شادابی مقدس خدمت کے لیے وقف کی جاتی، اور ہماری جوانی کی توانائی ہمارے آقا کی خدمت میں صرف
!ہوتی، تو کیسی عظیم خدمت انجام پا سکتی تھی

اے نوجوانو، اب میں، جو تم سے کچھ قدم آگے ہوں، ایک ہمرکاب کی حیثیت سے تمہیں پہاڑی کی چوٹی پر لے چلتا ہوں
اور تمہیں وہ راہ دکھاتا ہوں جس پر ہمیں چلنا ہے۔
اور جب میں تمہیں یہ راہ دکھاتا ہوں، تو یہ بھی کہتا ہوں کہ تمہیں اس راستہ کے ہر ایک قدم پر جنگ کرنی ہوگی
اگر تم اُس تاج کو پانا چاہتے ہو جس کے لیے تمہاری آرزو دھڑک رہی ہے۔

کیا تم اس معرکہ کے لیے تیار ہو؟
پس آؤ کچھ دیر اس بابت بات کریں، کیونکہ چونکہ ہمیں ہمیشہ چوکنا رہنا ہے، تو بہتر ہے کہ ہم نقشہ کا مطالعہ کریں
اور اُن تدبیروں سے واقف ہو جائیں جنہیں ہمیں برتنا ہوگا۔

—یقیناً، اے میرے دوست، اگر تو اور میں آخر تک غالب آنے والے ٹھہریں، تو ہمیں ایک سہ رُخی دشمن سے جنگ کرنی ہوگی
دنیا، جسم، اور ابلیس۔

رہی دنیا—اگر تُو ارادہ کرتا ہے کہ حق کے ساتھ چلے اور راستی سے محبت رکھے، تو جان لے کہ تجھے اس دنیا سے کوئی
مدد نہ ملے گی۔

اس کی اکثر باتیں جھوٹ پر مبنی ہیں—دس میں سے نو اصول باطل ہیں
اور جو ایک باقی بچتا ہے، وہ خود غرضی پر قائم ہے—اور اُس میں بھی جھوٹ پنہاں ہوتا ہے۔

جہاں تک اُس کی رسموں اور رواجوں کا تعلق ہے—چاہے تُو جہاں بھی رہے، دنیا کے اطوار ایسے نہیں
جن پر آسمانی شہری اپنی مہر تصدیق ثبت کر سکے۔

جس محفل میں بھی تُو جائے، دیکھے گا کہ غالب روش وہی ہے جو فضل کی دشمن اور نیکی کی مخالف ہے۔
اونچے طبقوں میں، ظاہر داری بہت ہے، مگر حقیقت کم
اور صداقت کی روح کہیں گم ہے۔

نیچے طبقوں میں بھی، جہاں چاہے جا، اگر تُو دل سے یہ ٹھان لے کہ مسیحی بنے گا
اور اپنے خداوند کے نقش قدم پر چلے گا
تو تجھے زمانہ کے رُخ کے برخلاف چلنا پڑے گا۔

اکثر لوگ ڈھلوان پر نیچے کی سمت جا رہے ہیں
اور تُو، اُس اکیلے مسافر کی مانند ہوگا
جو بلندی کی راہ پر قدم جما کر چلتا ہے۔

کیا تُو آج رات مسیح کی فوج میں شامل ہوتا ہے؟
تو جان لے کہ تُو پوری دنیا کے خلاف صف آرا ہو جائے گا۔

تُو اپنے ماں کے بیٹوں کے لیے بیگانہ ہوگا
اور اپنے ہی گھر والوں کے لیے اجنبی
اُلا یہ کہ تیرا گھر بھی نجات پا چکا ہو۔

اے نوجوان! دوکان میں تیرے ہم عمر تیرے مخالف ہوں گے۔
!افسوس! لندن کے جوانوں کی شرارت پر

اے جوان عورت! کام گاہ میں تُو ایسی فضا پائے گی
بلکہ شاید خود اپنے والد کے گھر میں بھی
ایسے اثرات کام کر رہے ہوں گے
جو تجھے روکنے یا پیچھے ہٹانے کی کوشش کریں گے۔

اے تاجر! جب تُو بازار میں دوسروں سے ملے گا
اور اگر کبھی گفتگو دین کی طرف مڑ جائے
تو وہ نہ تو تیرے لیے سودمند ہوگی
اور نہ ہی خوشگوار۔

تُو ایک داغدار پرندہ ٹھہرے گا
اور تیرے گرد باقی سب پرندے تجھ سے برگشتہ ہوں گے۔
ایک نشان زدہ شخص کے مانند
تیرے ارادے مشکوک ٹھہریں گے
تیری شہادت پر انگلیاں اٹھائی جائیں گی
تیری دینداری کا مذاق اڑایا جائے گا۔

اگر تُو نے عزم کیا ہے کہ حیاتِ ابدی کا تاج پائے
تو یہ تاج تُو صرف بڑی مشقّت سے حاصل کرے گا
گویا صرف دانتوں کی نوک سے۔

یہ فرق نہیں پڑتا کہ تُو کہاں ہو
یہی تیرا نصیب ہوگا
—سوائے اُس صورت کے
—جو کبھی کبھار وقوع پاتی ہے
کہ تُو کمزور ہو
اور جنگ کے قابل نہ ہو
اور خُدا تجھے پس پردہ رکھے۔

تاہم، جہاں تک دنیا کا تعلق ہے
اگر اُس اکیلی کی دشمنی ہوتی
—تو شاید ہم اُسے آسانی سے مغلوب کر لیتے
اگر ہمارے سامنے ایک اور بدتر دشمن نہ ہوتا۔

اے مسیح کے سپاہی! تجھے اپنے آپ سے کشتی کرنی ہے۔
میری اپنی حالت تو یہ ہے کہ میں ہر دن خود اپنے ساتھ جنگ کرتا ہوں۔
کاش کہ میری ذات میں فضل کی حمایت کرنے والی کوئی چیز پاتا
مگر اب تک میں نے اپنے دل و دماغ کی ہر راہ چھان ماری ہے
اور سب کچھ خدا کے خلاف بغاوت میں پایا ہے۔

ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سستی کا جمود چھا جاتا ہے
جب کہ ہر لحظہ متحرک ہونا چاہیے
کیونکہ خدا کے لیے، اور بنی آدم کی جانوں کے واسطے بہت کچھ کرنا باقی ہے
اور وقت بہت تھوڑا ہے۔

پھر کبھی جذبات کا تیزی سے بھڑکنا ہوتا ہے
جب ہمیں بردبار، متین، اور مسیحی مزاج کے ساتھ پیش آنا چاہیے
تب ایک ناپسندیدہ بات، یا بے قابو فقرہ نکل جاتا ہے۔

—کبھی ہم خودپسندی سے تنگ آ جاتے ہیں
—وہ ابلیسی سرگوشی—اور میں اسے کسی اور نام سے نہیں پکار سکتا
"کیسا خوب کام کیا تُو نے! کیسا کمال ادا کیا اپنے کردار کا"
یہ غرور ہماری جانوں کا دشمنِ اعظم ہے۔

پھر بے اعتباری آتی ہے، بے ایمانی سے لبریز
جو یہ وسوسہ ڈالتی ہے کہ خدا انسان کے معاملات کی پروا نہیں کرتا
اور ہماری طرف سے مداخلت نہیں کرے گا۔

برائی کی نئی نئی شکلیں ہمارے اپنے سینہ سے پیدا ہوتی ہیں
اور ہمارا یہ دل، جو گرگٹ کی مانند رنگ بدلتا رہتا ہے
—جو کبھی ایک رنگ کا ہوتا ہے تو دوسرے لمحہ کچھ اور
یہ ہم سے ہر وقت مقابلہ کرتا ہے
اور ہمیں اس کے خلاف برابر جنگ کرنی ہے۔

جب تک ہم اپنی خودی کا انکار نہ کریں
اور اپنی طبیعت کے جذبات کو زبردستی قابو میں نہ لائیں
ہم اُس مقام تک نہ پہنچ سکیں گے
جہاں غالب آنے والوں کو تاج پہنائے جاتے ہیں۔

پھر ایک اور دشمن سامنے آتا ہے
اگرچہ وہ سب سے قریب نہ ہو
—لیکن اُن تینوں میں سب سے طاقتور ہے
یعنی ابلیس!

اگر تُو کبھی اُس کے ساتھ آمنے سامنے آیا ہو
جیسے کہ ہم میں سے بعض آئے ہیں
تو تُو اُس سیاہ دن کو خوب یاد رکھے گا
کیونکہ جو بھی اپالیون کو شکست دیتا ہے
وہ خود اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر زخم کھا کر ہی فتح پاتا ہے۔

اوہ! کیسا سخت دشمن ہے وہ
وہ خوب جانتا ہے کہ ہمیں کمزور لمحوں میں کیسے گھیرے
وہ ہماری کمزوریوں کو پہچانتا ہے
اور چالاکوں میں اُس کا کوئی ثانی نہیں۔

وہ جانتا ہے کب ہمیں چالوسی سے بہلانا ہے
اور کب اپنے آتشیں تیر برسانے ہیں
یہ کہہ کر کہ تُو مردود ہے
اور تُو کبھی خدا کا چہرہ قبولیت کے ساتھ نہ دیکھے گا۔

وہ کلام مقدس کا حوالہ بھی اپنے مقصد کے لیے دے سکتا ہے
وہ اُن دھمکیوں کو، جو گناہگاروں کے لیے تھیں
مقدسین پر چلا سکتا ہے
اور وعدوں کو اُن کے ہاتھ سے چھین کر کیچڑ میں پھینک سکتا ہے
ٹھیک اُسی وقت جب وہ اُن وعدوں سے فردوس کے پھل کی مانند تسلی پانے کو ہوں۔

یقین مان، یہ کوئی چھوٹی بات نہیں
کہ کسی کو اپالیون، جہنم کے شہزادے، سے لڑنا پڑے۔

تو دیکھتا ہے ناں، اے نوجوان سپاہی
کہ تیرے آگے کیا ہے؟

ایک سہ رُخی لشکر تیرے مقابل ہے
اور تجھے ان سب پر غالب آنا ہے

،ورنہ کبھی ٹجھے وہ سفید پتھر نہ ملے گا
اور نہ ہی حیاتِ ابدی کا تاج۔

یہ نہ سمجھ کہ یہ جنگ بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔
،قدیم رومی کی مختصر فتح مندی کی صدا
،آیا، دیکھا، اور فتح کیا" کی مانند یہ معرکہ نہیں"
!بلکہ یہ تو ایک مسلسل جدوجہد ہے

کیا تُو چاہتا ہے کہ آسمان کی راہ کو تلوار کے ایک ہی وار سے فتح کرے؟
،نہ آج، نہ کل، تُو یہ تاج ایک مہلک جھڑپ سے نہیں جیت سکتا
،نہ ہی کسی چمکدار حملے سے، جیسے کوئی شہسوار مقابلہ گاہ میں دھمک مارتا ہو
تو فتح کا سہرا باندھ کر واپس نہیں آ سکتا۔

،سنجیدگی کی بات ہے
،ہر وہ مرد اور ہر وہ عورت جو مسیح کے لیے سپاہی بنے
انہیں اس وقت تک کشتی کرنی ہے
جب تک اُن کی ہڈیاں قبر میں آرام نہ کریں۔

،آج سے اُس دن تک جس دن فتح کا زیتونی تاج تیرے سر پر ہو گا
،تیرے لیے کوئی توقف نہ ہو گا
نہ کوئی قرار کی گھڑی۔

،اگر ایک دن شکست ہو
تو دوسرے دن غالب آنا ہو گا؛
،اگر آج تُو غالب ہے
تو کل پھر لڑائی ہو گی۔

،جیسے پرانے سپاہی اپنی زرہ بکتر میں ہی سوتے تھے
،ویسے ہی ٹجھے بھی ہر وقت چوکنا رہنا ہو گا
،ہر وقت آزمائش کی توقع رکھنا
اور اس کا مقابلہ کرنے کو مستعد رہنا۔

،"کبھی یہ نہ کہنا، "بس کافی ہے
،"کیونکہ جو یہ کہتا ہے، "تمام ہوا
،جب تک کہ اُس کا آخری سانس نہ نکلے
وہ اب تک حقیقت میں راہ کا آغاز ہی نہیں کر سکا۔

ہمیں اپنی تلواروں کو آخر دم تک کھینچے رکھنا ہو گا۔

میں نے کبھی کبھی یہ سوچا ہے
،کہ اگر ہم ایک شدید، جلدی، اور بھیانک معرکے سے جنت میں داخل ہو سکتے
،جیسا کہ شہیدوں نے جلتی لکڑیوں پر کیا
تو ہم شاید اُس تکلیف کو بہادری سے سہہ لیتے۔

،مگر دن بہ دن کی لمبی آزمائش
—اور برس ہا برس کی زائرانہ اور سپاہیانہ مشقت
یہی صبر کی سب سے سخت کسوٹی ہے۔

میں یہ سب تجھ سے اس لیے کہتا ہوں
تاکہ تُو قائل ہو جائے

کہ ہم اپنی طاقت یا اپنے وسائل سے
یہ روحانی جنگ نہیں جیت سکتے۔

اگر ہمیں یہ لڑائی اپنی قوت سے لڑنی پڑے
، تو یقیناً ہم ناکامی سے دوچار ہوں گے
اور شکست ہمیں خاکسار بنا دے گی۔

ہماری بلند پکار یہی ہے
"لڑنا ہے، اور برابر لڑتے جانا ہے۔"

لیکن اگر تُو یوں لڑے گا
، تو تُو فتح کی امید رکھ سکتا ہے
کیونکہ اوروں نے بھی تجھ سے پہلے ایسا ہی کیا۔

کیا تُو محل کی چوٹی پر اُن کو نہیں دیکھتا
، جو سفید لباس پہنے روشنی میں چلتے ہیں
جن کے چہرے خوشی سے چمک رہے ہیں؟
کیا تُو اُن کا نغمہ نہیں سنتا؟

وہ غالب آ چکے ہیں
اور وہ تجھ سے کہتے ہیں۔

، جو غالب آئے
اُسے حیات کا تاج ملے گا؛
وہ اپنے خُداوند و آقا کے ساتھ
"ابدی سلطنت کرے گا۔"

وہ غالب آ چکے ہیں
تو تُو کیوں نہیں؟
، یسوع مسیح
، جو ہماری ہڈیوں کی ہڈی اور گوشت کی گوشت ہے
، جنگ کے سب سے سخت مرحلے سے گزر چکا ہے
— اور اُس نے فتح پائی ہے
وہ اُن سب کا نمونہ اور نمائندہ ہے
جو صلیب اٹھاتے ہیں
اور ویسے ہی غالب آتے ہیں جیسے وہ آیا۔

کیا میں کسی جوان کو دیکھ رہا ہوں؟
پُر جوش، پُر عزم، تاج کے لیے بیتاب؟
تو سن لے
تو شکست کھا سکتا ہے۔

اگرچہ زندگی کی ابتدا
، پُر عزم ارادے سے کرنا بھلا ہے
، کہ تُو اس جنگ کو سر کر لے گا
پھر بھی یاد رکھ
کہ دشمن تجھے قید بھی کر سکتا ہے۔

ایک نہایت سلیق آموز چھوٹی سی کتاب ہے
، نے شائع کی ہے Religious Tract Society جو

(The Mirage of Life) "زندگی کا سراب"
جسے ہر جوان کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

یہ کتاب تاریخ کے آئینے میں دکھائی ہے
کہ انسانوں نے کس کس طرح عظمت حاصل کرنے کی کوشش کی
—اور کیسے وہ عظمت ایک فریب نگلی
ایسا ہی فریب
جیسا صحرا میں پیاسے راہی کو دکھائی دینے والا سراب
جو پانی کا وعدہ کرتا ہے
مگر کچھ نہ دیتا۔

—اس کتاب میں ایک شخص کا ذکر ہے
(Beckford) بیکنفورڈ
جو سالانہ دو لاکھ پاؤنڈ کا مالک تھا۔
اپنی جوانی کے برس
کی تعمیر میں لگا دیے Fonthill Abbey اس نے
،ایک عظیم الشان مینار کے ساتھ
،ہر دیس سے خزانے جمع کیے
باغات کو ایسا جلال بخشا
،کہ تاج دار دیکھنے کے لیے ترستے رہے
مگر کہا جاتا ہے
کہ انہیں بھی اندر نہ جانے دیا گیا۔

لیکن عمر کے آخر میں
،وہ تقریباً مفلس تھا
جس گھر پر وہ سب کچھ لٹا چکا تھا
،وہ کھنڈر بن چکا تھا
،مینار زمین بوس ہو چکا تھا
اور "بیکنفورڈ" کا نام مٹ چکا تھا۔

،کی جھلک ہے (William Pitt) پھر ولیم پٹ
،جو آسمانی وزیر کہلایا
،عظیم سیاستدانوں میں شمار ہوا
جو جنگ یا صلح کا اختیار رکھتا تھا۔
مگر برسوں کی شاندار کامیابی کے بعد
غم سے شکستہ دل ہو کر مر گیا۔

،فن کے دیوانوں کی تمنا کا حال بھی بیان ہوتا ہے
(Haydon) جیسا کہ ہائیڈن
،جو مصوری کی دنیا میں آفتاب کی طرح چمکا
مگر مایوسی اور گمنامی کے اندھیروں میں
اپنی جان لے لی۔

،اے جوانو
،یہ سب تمہارے لیے نشانِ عبرت ہیں
،کہ دنیا کی عظمت فریب ہے
اور وہی شخص سچی کامیابی پاتا ہے
جو مسیح میں غالب آتا ہے۔

،جب میں ایسی کئی داستانیں پڑھتا گیا
،تو ہر اگلا واقعہ پہلے سے زیادہ رنج انگیز محسوس ہوا

اور یہ خیال دل کو اشکبار کر دینے کو کافی تھا
کہ انسان کی فانی نسل
، کیونکر ان جھوٹی تمثیلات کے پیچھے دوڑتی رہے
اور ایسے دھوکے سے ٹھٹھا کیا جائے۔

، جب میں نے اُن سب کو پڑھا
تو میں خود کو نہ روک سکا
، کہ نوجوانوں سے
، خصوصاً اُن سے جو ابھی زندگی کے سفر پر گامزن ہوئے ہیں
— اور نوجوان دوشیزاؤں سے
— بلکہ یہ نصیحت ہم سب کے لیے مفید ہے
: یہ نہ کہہ دوں

، خیردار رہو کہ کس طرح دوڑ میں شریک ہو
، ایسا نہ ہو کہ دوڑتے دوڑتے
، جب تم سمجھو کہ تم نے انعام پا لیا
تب معلوم ہو کہ حقیقت میں تم نے اُسے کھو دیا ہے۔

، ہمیں احتیاط سے زندگی بسر کرنی ہے
کیونکہ یہی وہ مہلت ہے
جس میں ہمیں اُس زندگی کا بندوبست کرنا ہے
جو ابدی ہے۔

، اگر تم دنیوی کاروبار میں دیوالیہ ہو جاؤ
، تو نیا آغاز ممکن ہے
، لیکن اگر تم روحانی معاملات میں دیوالیہ ہو جاؤ
تو تمہارے پاس دوسرا جیون نہیں
جس میں نئے سرے سے آغاز کر سکو۔

کیا تُو زندگی کا شکست خوردہ سپاہی ہے؟
!افسوس
، تو پھر نہ تُو ازسرنو ابتداء کر سکتا ہے
نہ شکست کو فتح میں بدل سکتا ہے۔

، اگر تُو گناہ کا قیدی ہو کر قبر میں اُترے
تو اپنی زنجیریں ہمیشہ کے لیے تجھے جکڑے رکھیں گی۔
، تیری حالت کی بحالی ناممکن ہو گی
آزادی کا انمول تحفہ
اب تیرے ہاتھوں کی پہنچ سے باہر ہے۔
، تُو اُہ و زاری کر سکتا ہے
پر حاصل نہ کر سکے گا۔

، سو جان لے
، ہماری زندگی ایک جنگ ہے
، ہمیں مسلسل لڑنا ہو گا
، شاید ہم فتح پائیں
یا شاید ہم شکست کھائیں۔

: اب میں دوسرے نکتے کی طرف بڑھتا ہوں

ایک محبت بھری نصیحت ۔

جیسے شدید گرمی میں
،ٹھنڈی ہوا رخساروں کو چھو جائے
:ایسی ہی نرمی سے یہ سوال ہم سے مخاطب ہوتا ہے

”کیا کوئی بھی کبھی اپنے خرچ پر جنگ کو جاتا ہے؟“

،سو معلوم ہوا
اس جنگِ حیات میں کچھ لاگتیں ضرور ہیں۔
یہ فتح بغیر درد و قربانی حاصل نہیں ہوتی۔

—آؤ، ذرا ان مصارف پر نظر ڈالیں
تم جلد ہی دیکھو گے کہ یہ کس قدر بڑھ جاتے ہیں۔

،اگر کوئی شخص آسمان تک پہنچتا ہے
!تو اُسے کیسا کیسا عزم درکار ہو گا
!کتنے دشمنوں کا سامنا کرنا ہو گا
!کتنی طعن و تشنیع برداشت کرنی ہو گی
،کتنی بار اُسے غلط طور پر پیش کیا جائے گا
!اور بدنام کیا جائے گا

کتنی ہی بار
،اُسے خاموش رہنے میں دانائی دکھانی ہو گی
اور پھر کسی وقت
اپنے ایمان اور مقصد کا اعلان کرنے کے لیے
!بے خوف اور جری ہونا ہو گا

،اگر کوئی شخص آسمان تک پہنچنا چاہے
!تو صبر کا کیسا بھاری خرچ اُسے برداشت کرنا پڑے گا
!کیونکر وہ تحمل کرے، اور پھر بھی ضبط کرے
،کیونکر وہ سخت آزمائش پر صبر کرے
،اور ایک کے بعد دوسری مشکل کو جھیلنا جائے
،بھوک اور تھکن کو ہنسی میں اڑاتا ہوا
،بے آرام دنوں اور بے خواب راتوں کو سہتا ہوا
،بھڑکتی ہوئی آزمائش میں نہ کانپتا
اور سرد حقارت میں شرمندہ نہ ہوتا۔

،اگر کوئی شخص آسمان کی راہ لینا چاہے
،تو اُسے کس قدر استقامت درکار ہو گی
!کہ ثابت قدمی سے قائم رہے اور پیچھے نہ ہٹے
،کتنی ساعتیں اُسے دعا میں بسر کرنی ہوں گی
کتنی بار خدا کے ساتھ کشتی لڑنی پڑے گی
،تا کہ برکت پا سکے
اور اپنے نفس سے جدوجہد کرنی ہو گی
!تاکہ گناہ آلودہ میلانات پر غالب آ سکے

!کیسی نگہبانی اُسے درکار ہو گی
!کیونکر وہ اپنے وجود کے راستوں کی حفاظت کرے گا
،کیونکر وہ اپنے اعمال کو اُن کی نیتوں کی جڑ تک پہچانے گا
!اور اپنی سوچوں کو دغا سے پاک رکھے گا

ایسا شخص جو ابدی تاج پانا چاہے،
اُس کے لیے آرام بہت کم
اور نیند بہت قلیل ہو گی۔

کتنے جوش و ولولے کی اُسے حاجت ہو گی،
کیونکہ ہم یوں ہی بے دھیانی میں آسمان میں داخل نہ ہوں گے۔
ہمیں کاٹنا ہو گا
چیرنا اور چبھونا ہو گا شدید زور سے
:کیونکہ نجات دہندہ فرماتا ہے
،آسمان کی بادشاہی زور سے لی جاتی ہے"
"اور جو زور آور ہیں وہ اُسے چھین لیتے ہیں۔

،کیسی قدرت درکار ہو گی
!کہ اُسے قوی دشمنوں سے سابقہ پڑے گا

!اور آہ
،کیسی حکمت کی اُسے حاجت ہو گی
،کیونکہ اُسے اُن مکار مخلوقات کے فریبوں کا سامنا کرنا ہو گا
اور اُس کو زیر کرنا ہو گا
—جو قِدماء سے بھی زیادہ دانا ہے
یعنی شیطان، آزمائشوں کا سردار۔

ممکن ہے کسی مہم کے دشواریاں
اُس سرزمین سے ناآشنائی کے سبب اور بڑھ جائیں
جسے تسخیر کرنا ہو۔
ایسی حالت میں متوقع خطرات کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔
زندگی کی جنگ میں یہی اصل رکاوٹ ہے۔

کون جانتا ہے اُس کے آگے کیا آنے والا ہے؟
کون متوقع فتنوں کو پہلے سے روک سکتا ہے؟
،تو کل پر فخر نہ کر"
"کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ ایک دن کیا جنم دے گا۔

اگر مجھے معلوم ہوتا
،کہ ایک سال بعد کون سی آزمائشیں مجھے گھیر لیں گی
،تو میں اُن سے بچاؤ کی تدبیر کر سکتا
مگر میں یہ بھی نہیں جانتا
کہ ابھی ایک گھنٹہ گزرنے سے پہلے
کیا آفت یا مصیبت مجھے گھیر لے گی۔

تُو نہیں جانتا
کہ آج شب سونے سے پیشتر
کون سی آزمائش تجھے درپیش ہو سکتی ہے۔
،شاید کوئی ایسی آزمائش
جس کا سامنا تُو نے کبھی نہ کیا ہو۔

لہذا میں تجھ سے مَنّت کرتا ہوں
کہ اس جنگ کی بھاری لاگت پر غور کر۔

تجھے ایک ایسے تجربہ سے گزرنا ہے
جسے تجھ سے پہلے کسی بشر نے نہ آزمایا۔

زندگی کا راستہ تیرے لیے نیا ہے،
نقشہ سے خالی،
قدموں سے خالی،
اور پیش بینی سے پرے۔

تاہم جو کچھ تجھے واضح نہیں،
اُس کی سنگینی کی پیش گوئی ضرور موجود ہے۔
یقیناً یہ فضا ضرر رساں ہے
جو تجھے بخار یا کپکپی میں ڈال سکتی ہے۔

ہمارے برطانوی سپاہی،
جب جلتے ہوئے ساحلوں پر اترتے ہیں،
تو آگے بڑھتے ہیں
چاہے سامنے پہاڑ ہوں یا دلدلیں
یا وحشی قبائل۔

وہ فتح کے ارادے سے
ان مہمات کے خطروں کو سہتے ہیں
قبل اِس کے کہ دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں
کیونکہ اُن کے دل و دماغ
عزت، ترقی، تمغے، نشان اور فتح کے خیالات سے بھرے ہوتے ہیں۔

مگر ہماری اِس پُر آزمائش زندگی کی جنگ میں
جو رکاوٹیں، خطرات اور آزمائشیں
ہمارے فطری مزاج اور دنیوی مشغلے میں
ہماری راہ کو روکتی ہیں
اس سے پہلے کہ ہم
آسمان کے اصلی معرکے کا سامنا کریں
وہ اتنی کثیر اور شدید ہیں
کہ ایک واعظ میں بیان نہیں کی جا سکتیں۔

مجھے کوئی تعجب نہیں
نہ یہ کہہ کر واپسی کی راہ لی (Pliable) کہ جناب پلی ایبل
"یہ دلیر سرزمین تم ہی کو مبارک ہو۔"

جب اُسے ناامیدی کی دلدل نے گھیر لیا
تو اُس کا دل بیزار ہوا
اور اُس نے کہا:
"مجھے یہ راہ پسند نہیں"
"میں اس میں آگے نہ بڑھوں گا۔"

الہی قوت کے بغیر،
پلی ایبل ایک دانشمند آدمی تھا
جو اپنی نسل کے لحاظ سے سمجھدار تھا
کہ ایسے خطرناک سفر سے کنارہ کش ہوا
کیونکہ یہ آسمان کی راہ بڑی دشوار ہے۔

وہ سچ کہتے تھے
جنہوں نے فرمایا
کہ راہ میں دیو ہیکل دشمن ہیں
اڑدھے ہیں جنہیں ہلاک کرنا ہو گا

،پھاڑ ہیں جنہیں عبور کرنا ہو گا
اور سیاہ ندیاں ہیں جنہیں پار کرنا ہو گا۔

—ایسا ہی ہے
اور میں تم سے دعا کرتا ہوں
کہ تم قیمت کا حساب لگاؤ۔

آسمان کو پائے کے لیے
کوئی ”شاہی راہ“ نہیں
مگر یہ کہ بادشاہ کی شاہراہ وہاں کو جاتی ہے۔

کوئی سہل راستہ نہیں
،جو علم سے ہموار کیا گیا ہو
یا عقل سے چکنا کیا گیا ہو۔

،یہ محنت بہت سخت ہے
،رکاوٹیں بہت زیادہ ہیں
—مشکلات بہت بھاری ہیں
،مگر جب تک خدا خود ہماری مدد نہ کرے
ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

میں جان بوجھ کر یہ مشکلات تیرے سامنے رکھتا ہوں
تاکہ تجھے مجبور کر سکوں
:کہ تُو کہے
کون ہے جو اس جنگ کو
"اپنے خرچ پر لڑ سکتا ہے؟"

،اور اب
تیسرے حصے میں
—اُو ہم اپنے متن کو یوں دیکھیں

سپر انگیز یاددہانی

کیا کوئی آدمی کبھی کسی وقت اپنے خرچ پر جنگ کو جاتا ہے؟
میں نہیں جانتا۔
!اے نوجوانو

میں نے تمہیں سختیوں اور خطرات کا بیان دیا ہے۔
،مجھے امید ہے کہ تمہاری وہ دلیر روح، جو خدا کی تعلیم سے بیدار ہوئی ہے
اُس سے اور زیادہ جوش و ولولہ حاصل کرے گی۔

اب میں تم سے ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں
،جس نے مجھے تسلی دی
اور اُن باپ دادا کو بھی تقویت بخشی
—جو مجھ سے پہلے تھے
یہی بات اُن کی کمزوری میں بھی اُن کی قوت بنی۔

:وہ یہ ہے
تُو دیکھتا ہے کہ تُو یہ جنگ
—اپنی قوت سے نہیں لڑ سکتا
کیا یہ بات تیرے لیے واضح نہیں؟
،تو میں تجھ سے منت کرتا ہوں

کبھی بھی ایسا کرنے کا ارادہ نہ کر۔
ایک لمحہ بھر بھی اسے اپنے دل میں نہ آنے دے۔

اگر تُو ایسا کرے گا،
تو تُو پچھتائے گا۔
تیرا پہلا گرنا تجھے پہلا انتباہ دے گا
اور دوسری بار وہ انتباہ
اور بھی زیادہ کڑوا ہو گا۔
اگر تُو اپنی ہی طاقت میں قائم رہا
تو شاید انتباہ اُس وقت آئے
جب وقت نکل چکا ہو گا۔

لیکن تُو خدا پر بھروسہ رکھ سکتا ہے
—کہ وہ تیری مدد کرے گا
اور وہ مدد کرے گا
بلکہ بروقت کرے گا۔

اگرچہ ایک جنگ تیرے آگے ہے
تو بھی تُو اپنے اخراجات پر روانہ نہیں کیا جائے گا۔

کیا میں تجھے بتاؤں کہ خدا
کیونکر تیری مدد کرے گا؟
یقیناً تُو اُس کی نگران قدرت پر اعتماد رکھ سکتا ہے۔

تجھے یہ کم ہی معلوم ہے
کہ قادرِ مطلق کیسا آسان کر دیتا ہے وہ راہ
جو بصورتِ دیگر
دشوار اور مہلک ہوتی۔

اگر تُو خدا کی راہنمائی کے پیچھے چلے
تو تُو کبھی اُس کی تسلی سے محروم نہ ہو گا۔

میں نے اتنی عمر پائی ہے
کہ بہتوں کو دیکھا ہے
جو بڑے شوق سے اپنی راہ تراشتے ہیں
اور پھر اپنی انگلیاں بری طرح کاٹ بیٹھتے ہیں۔

اور میں نے ایسے بھی دیکھے
جو اگرچہ راستی پر چلنے کے باعث
کچھ مدت کے لیے بہت کچھ کھو بیٹھے
لیکن پھر انہوں نے ہر سال
خدا کا شکر کیا
اُس فیض کے لیے جو انہیں بعد میں ملا۔

کوئی شخص بھی آخرکار
خدا سے محبت کرنے اور اُس کی خدمت کرنے میں
نقصان نہیں اٹھاتا۔

اگر تُو آمادہ اور فرمانبردار ہو
اور اپنے آپ کو مسیح کے سپرد کرے
تو تُو دیکھے گا

کہ وہ خوفناک گرداب
جسے ہم تقدیر کی گردش کہتے ہیں
تیری بھلائی کے لیے حرکت میں آئے گا۔

میدان کے جانور تیرے ساتھ عہد میں ہوں گے
اور کھیت کے پتھر تجھ سے صلح میں ہوں گے۔

اور سب چیزیں مل کر
اُن کی بھلائی کے لیے کام کریں گی
جو خدا سے محبت رکھتے ہیں۔

اب میں یہ نہیں کہہ رہا کہ پارسائی تمہیں دولت دے گی، یا کہ اگر تم مسیح کی حمایت کرو گے تو تم دولت مند ہو جاؤ گے۔
مجھے تعجب نہ ہو گا اگر تم ایسا کرو۔ تم مسیحی ہونے کے باوجود کاروبار میں کامیاب ہونے سے کم نہیں ہو گے۔
میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تمہیں کبھی بیماری نہ ہو گی، اور نہ ہی یہ کہ تمہیں کبھی آزمائش نہ آئے گی، کیونکہ "جسے خداوند
"محبت کرتا ہے، اُس کو وہ تربیت دیتا ہے، اور جسے وہ قبول کرتا ہے، اُس کی کسے کو مار پیٹ کرتا ہے
لیکن مجھے اس بات کا پکا یقین ہے کہ اگر تم خدا پر بھروسہ رکھو اور سچائی پر چلنے کی کوشش کرو، تو تمہارے لیے کوئی
بھی وقتی حالات نہیں آئیں گے جو تمہارے ابدی بھلے کے خلاف ہوں۔

یہ صرف کسی عارضی فائدے سے کہیں زیادہ ہے۔
جتنے دن تم یہاں جیو گے، تم تقدیر کے عظیم پیہوں کو اپنے مددگار کے طور پر دیکھ سکتے ہو۔
خدا کے فرشتے تمہاری حفاظت کرنے کے لیے تیز ہوں گے۔
تمہاری آنکھیں انہیں نہیں دیکھ پائیں گی، لیکن تمہارا دل پُر امن ہو گا۔
تم یہ سمجھ پاؤ گے کہ کسی نہ کسی طریقے سے تم خشک زمین سے بچا کر ایک زرخیز زمین میں لے آئے گئے ہو۔
اس سے بھی بڑھ کر، جب تم اس جنگ میں آگے بڑھو گے، اور خدا سے اپنے بوجھ اٹھانے کی درخواست کرو گے، تمہارے
ساتھ خداوند یسوع مسیح ہوں گے۔

خود سے یہ وعدہ نہ کرو کہ تم اب سے ایک کامل زندگی گزار سکو گے۔
گناہ تمہیں پریشان کرے گا۔ پرانی خرابیاں، جب کہ وہ تخت سے نکال دی جائیں گی (کیونکہ گناہ تم پر حکومت نہ کرے گا)، پھر
بھی ان کی جدوجہد تخت کے قدموں تک جاری رہے گی۔
لیکن یسوع مسیح تمہارا مددگار ہو گا۔
وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو گا تاکہ تمہیں اپنے قیمتی خون سے زندہ کرے، تمہارے دلوں کو برے ضمیر سے چھڑائے، اور
تمہارے جسموں کو صاف پانی سے دھوئے۔

کیا تم نے کبھی وہ منظر نہیں دیکھا جب مسیح اپنے شاگردوں کے پاؤں دھو رہا تھا
ہاتھ میں بیسن اور تولیہ لیے؟
یہی وہ ہے جو وہ ہمیشہ تمہارے لیے کرے گا، جب بھی تم اپنی غفلت یا کمزوری کی وجہ سے خود کو ناپاک کر لو گے۔

مصلوب کے چہرے میں نظر دوڑاؤ۔
شاید تم نے کبھی یہ خوابش کی ہو کہ وہ اب نظر آئے، اور تم اُس سے جسمانی طور پر بات کر سکو۔
!وہ ہمدرد جو تمہارے لیے اتنی تکلیفیں جھیل چکا ہے
"اتم نے کہا ہو گا، "اے کاش! میں جا کر اُسے اپنے دکھ سنا سکوں اور اُس سے مدد لے سکوں
وہ زندہ ہے۔
وہ یہاں ہے۔

وہ کسی بھی شخص سے دور نہیں جو اُسے تلاش کرتا ہے۔
جو کوئی اُس پر بھروسہ کرتا ہے، وہ یقیناً مسیح کو اپنی مدد کے طور پر پائے گا جب اُسے مصیبت ہو۔
اس پر ایمان رکھو، اور تم اسے سچا پاؤ گے۔

اور جو شخص صلیب کا سپاہی ہو گا، اُسے خدا کی برکات والی روح کا عظیم طاقت مدد کے لیے ملے گی۔
—میں نے کبھی سوچا ہے، جب میرے دل میں کوئی طاقتور جذبہ بھڑک رہا ہو
"میں اس پر کیسے قابو پا سکتا ہوں؟"
ارادہ اچھا تھا، مگر جسم کمزور تھا۔

لیکن جیسے ہی خدا کی روح نے مجھ پر اثر ڈالا، جسم نے ہار مان لی۔
روح القدس اسے ایسی شدت سے وقت کی اہمیت کا شعور دے سکتا ہے
جو آدمی سستی میں ڈوبا ہوا ہے، کہ وہ قدرتی طور پر فعال آدمی سے زیادہ محنتی ہو گا۔
مجھے یقین ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص جو بُری مزاج کا شکار ہے، خدا کے سامنے اُس گناہ کو دعا کے ذریعے پیش
کرے گا اور روح القدس سے مدد طلب کرے گا
،تو نہ صرف وہ اپنے مزاج پر قابو پائے گا
،بلکہ وہ ایک نرم اور میٹھا روح بھی حاصل کرے گا
،جو بعض اوقات ایسے لوگوں کی روح سے زیادہ محبت بھرا ہو گا، جن کا مزاج قدرتی طور پر یکساں ہوتا ہے
اور جو اچانک غصے یا طوفان سے نہیں بدلتے۔

میرے سامنے یہ نہ کہو کہ انسانی فطرت میں کوئی ایسی چیز ہے جسے خداوند قابو نہ کر سکے، کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ جو
بھی تمہاری آزمائش ہو، تمہیں اسے اپنے مسیحی ہونے میں رکاوٹ سمجھنے کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ یہ تمہاری اپنی طاقت سے
بابر ہو، تب بھی جب ابدی بازو تمہاری مدد کو آتا ہے، جب پہوہ کی دائیں ہاتھ کو کھولا جاتا ہے، جب روح القدس اپنی ناقابل
مزاحمت طاقت ظاہر کرتا ہے، تو وہ ہمارے بادشاہی گناہوں کو کمر تک چھید سکتا ہے، اور ہمارے بدی کے راہبوں اور اڑدھوں
کو ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے۔

پہوہ، خدا اسرائیل کا، کی طاقت میں آرام پاؤ۔ وہ جس نے اپنی آفات سے مصر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، وہ ہمارے گناہوں کو اپنے
فیصلوں یا اپنے فضل سے مغلوب کر سکتا ہے، اور وہ نئی فطرت کو، جیسے بنی اسرائیل کو، غلامی سے خوشی کی آزادی میں
لا سکتا ہے۔ خون کے پاس جاؤ، اور تم گناہ کو فتح پاؤ گے۔ ابدی روح کے پاس جاؤ، اور تمہاری سب سے بُری خرابیاں گر کر
برباد ہو جائیں گی۔ "کیا کوئی شخص کبھی اپنے خرچ پر جنگ لڑتا ہے؟" جیسے سپاہی اپنے اجرت سے جنگ کے لئے ضروری
چیزیں لیتا ہے، ویسے ہر مسیحی کو اپنے خدا اور مخلص سے اپنی مدد لینا چاہیے۔ اپنی جنگ کو بابرکت خدا پر بھروسہ کرتے
ہوئے لڑو۔

میرے آخری کلمات اُن لوگوں کے لئے ہوں گے جو زندگی کی عظیم جنگ شروع کر رہے ہیں۔ میں انہیں یہ نصیحتیں دینا چاہتا
ہوں:

IV.

احتیاطیں اور مشورے۔

دیکھو، احتیاط کی حکمت۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک وزیر کو سنا جو خود اعتمادی کی عظمت پر وعظ کر رہا تھا، اور میں
نے خود سے کہا، یقیناً یہ بے وقوفی کی عظمت ہے۔ خود اعتمادی کی عظمت! ایک خاص مفہوم میں اس میں کچھ حقیقت ہے، یا
کم از کم یہ ظاہر ہے کہ ہر تنگی میں اپنے پڑوسی سے مشورہ مانگنا حماقت ہے۔ لیکن جو شخص اپنی عقل پر بھروسہ کرتا ہے،
وہ جلد ہی وقتی مفاد کے پیچھے دوڑ کر کیچڑ میں گرتا ہے۔ اس کے اعمال کے پاس کوئی بہتر دفاع نہیں ہوتا سوائے عذرات اور
"معدرتوں کے۔ نہیں، حضرات،" لیکن جو شخص سمجھتا ہے کہ وہ کھڑا ہے، وہ خبردار ہو جائے کہ کہیں وہ گر نہ جائے۔

ایک بہتر موضوع، اور ایسا موضوع جس پر کوئی واعظ شرمندہ نہ ہو گا اگر آقا اس کے وعظ سے پہلے آجائے، وہ ہے خدا پر
اعتماد کی عظمت اور اپنے آپ پر احتیاط کی حکمت۔ زندگی کا آغاز، اے نوجوان، اس بات کو سمجھ کر کرو کہ وہ سرمائے جو
تمہیں لگنا تھا تمہارے پاس ہے، دراصل وہ اتنا کم ہے جتنا تم نے گننے سے پہلے سوچا تھا۔ زندگی کا آغاز، اے نوجوان، اس بات
کو سمجھ کر کرو کہ تمہاری فطرت میں جو چمکتا ہے وہ سونا نہیں ہوتا، اور تمہاری طاقت مکمل کمزوری ہے۔ زندگی کا آغاز
اس طرح کرو کہ تم خود کو خالی پاؤ گے، اور پھر جلد ہی تم بھر جاؤ گے۔ "روح میں غریبوں کو خوشی ہو!" غریب ہونے سے
آغاز کرو۔ اگر تم انکساری سے آغاز کرو گے، تو تمہیں ذلیل ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جو نیچے ہے، اسے گرنے کا خوف نہیں؛
جو نیچا ہے، اس میں تکبر نہیں؛
جو عاجز ہے، وہ ہمیشہ خدا کو اپنا رہنما پائے گا۔

جو شخص نیچی جگہ سے آغاز کرنا جانتا ہے اور الہی طاقت سے پہاڑ پر چڑھ کر جنگ لڑنا جانتا ہے، وہی جنگ جیتے گا۔
سیکھو وہ حکمت جو خود اعتمادی کی نہیں بلکہ خود احتیاط کی ہے، کیونکہ جو شخص اپنے دل پر بھروسہ کرتا ہے، وہ بے
وقوف ہے۔

دعا کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھو۔ اگر ہماری زندگی کی جنگ میں تمام خرچ ہمیں اجرت دینے والے سے ملیں گے، تو ہمیں خزانے کی طرف جانا چاہیے۔ انسانوں کے سب سے عجیب گناہوں میں سے ایک گناہ دعا سے نفرت ہے۔ میں اپنے آپ پر حیرت کرتا ہوں جب میں پاتا ہوں کہ میں دعا کرنے میں سست ہوں! کیوں، اگر تمہارے بچے تم سے کچھ مانگنا چاہتے ہیں، تو وہ دعا کرنے میں سست نہیں ہوتے۔ انہیں اس یا اُس چیز کو مانگنے کے لیے نہیں کہنا پڑتا، وہ فوراً بات کرتے ہیں۔

اور یہاں ہے دعا کا وہ روحانی عمل جو جان کو مالا مال کرتا ہے۔ کیا یہ عجیب نہیں کہ تم اور میں اس میں سست ہیں؟ کیا تم نے کبھی بازار میں کھڑے ہو کر لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے مال کے ساتھ دیہات سے آتے ہیں؟ کتنے محنتی ہیں وہ اپنے کام میں، کتنے بے تاب ہیں جتنا زیادہ پیسہ کما سکیں! کیسے ان کی آنکھیں چمکتی ہیں، کیسے وہ تیز ہیں

مگر یہاں ہے آسمان کا بازار، خدا کی چیزیں انہیں دی جاتی ہیں جو انہیں طلب کرتے ہیں۔ پھر بھی ہم بے پرواہ معلوم ہوتے ہیں، جیسے ہم دولت سے مالا مال ہونے کی پرواہ نہیں کرتے، ہم خدا کی رحمت کی نشست کو بھی نہیں جاتے! اے نوجوان لوگ، دعا کی اہمیت کو سمجھو، اور اے بزرگ لوگ، دعا اور التجا میں مصروف رہو، کیونکہ اگر ہم اپنی زندگی کی یہ جنگ جیتنا چاہتے ہیں، تو یہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے چارجل کو عظیم اجرت دینے والے کے پاس لے جائیں، اور اس سے اس جنگ کے خرچ کو ادا کرنے کی درخواست کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ، تقدس کی ضرورت کو بھی سمجھو۔ اگر میری زندگی کی جنگ میں، میں مکمل طور پر خدا پر منحصر ہوں، تو مجھے اسے غمگین نہیں کرنا چاہیے۔ مجھے اس طرح اس کے ساتھ چلنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ میں اُمید کر سکوں کہ وہ میرے ساتھ رہے گا۔ اے خدا! ہمارا عہد نامہ مکمل اور بے تکلف ہو۔

اور ان سب میں ہمیں ایمان کی طاقت کو آزمانا ضروری ہے۔ اگر ہم نے کبھی یسوع پر بھروسہ کرنا شروع نہیں کیا، تو ہمیں ابھی روح ہماری روحوں میں ایمان پہونکے۔ سچی روحانی زندگی کا آغاز یہاں ہے—جو کچھ مسیح **Eternal**! آغاز کرنا چاہیے۔ وہ نے ہمارے لیے کیا، اس پر بھروسہ کرنا، اس کی تکالیف پر بھروسہ کرنا جو اس نے ہمارے لیے جھیلیں۔

روحانی زندگی کا تسلسل یہاں ہے—اب بھی وہی کرنا، جو کچھ مسیح نے کیا اور کر رہا ہے، اس پر بھروسہ کرنا۔

زمین پر روحانی زندگی کا تکمیل بھی وہی ہے—اب بھی بھروسہ کرنا، ہمیشہ کے لیے بھروسہ کرنا، ہمیشہ مسیح کے پاس جانا تاکہ ہماری تمام ضروریات کی تکمیل ہو، اپنے داغوں کے ساتھ اس کے پاس جانا تاکہ وہ دور ہوں، اپنی کمزوریوں کے ساتھ اس کے پاس جانا تاکہ وہ معاف ہوں، اپنی ضروریات اور خواہشات کے ساتھ اس کے پاس جانا تاکہ وہ فراہم ہوں، اپنے اچھے عملوں اور دعاؤں کے ساتھ اس کے پاس جانا تاکہ وہ قبول ہوں، اور اپنے آپ کو اس کے پاس لے جانا تاکہ ہم اس میں محفوظ رہیں۔

اپنے تلواروں کو تیز کرو، صلیب کے سپاہیو، اور لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ، لیکن جب تم جنگ کی طرف روانہ ہو، تو اپنے سروں کو اس کے سامنے جھکاتے ہوئے جاؤ، جو صرف تمہارے سروں کو جنگ کے دن ڈھانپ سکتا ہے، اور جب تم دشمن کے سامنے اپنے سروں کو بلند کرو، تو تمہاری گانا یہ ہو، "خداوند یہوواہ میری طاقت اور میرا گیت ہے، خداوند میری نجات بن گیا ہے"

اور جب جنگ شدت اختیار کرے، اگر تمہارا سر تھک جائے، تو "اسے یاد کرو جس نے خود پر گنہگاروں کی مخالفت برداشت کی"، اور پھر بھی لڑتے رہو یہاں تک کہ تم فتح یاب ہو جاؤ، اور پھر جب لڑائی اپنے اختتام کی طرف بڑھے، اور تمہارا سورج غروب ہو رہا ہو، اور تم اپنے زخم گن سکتے ہو، اور آرام میں داخل ہونے کے لیے تیار ہو، تو یہ تمہاری دعا ہو، "میں بھٹک گیا ہوں جیسے گمشدہ بھیڑ، لیکن اپنے خادم کو تلاش کر، کیونکہ میں تیرے حکموں کو نہیں بھولتا۔"

اور یہ تمہارے زمین پر آخری الفاظ ہوں، "میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سپرد کرتا ہوں، کیونکہ تُو نے مجھے فدیہ دیا ہے، اے خداوند میرے نجات کے خدا!" پھر یہ تمہارا ابدی گیت آسمان میں ہوگا، "اس کے لیے جو ہمیں محبت کرتا ہے، اور اپنے خون میں ہمارے گناہوں سے دھو دیا ہے، اس کے لیے جلال ہو ہمیشہ کے لیے۔ آمین۔"